اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

دارالامان قادیان

تار کا پتہ: الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۲۸ | ۶۔ ماہ فتح ۱۳۱۹ ہش | ۶۔ ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ | ۶۔ دسمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۷۷

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ سے جماعت احمدیہ کا اخلاص

معزز سکھ اصحاب کا اعتراف

پچھلے دنوں قادیان کے قریب بعض اکالیوں نے جو کانفرنس کی۔ اس کے ذکر میں ہم نے جب یہ لکھا۔ کہ "بعض اکالی صاحبان نے احرار کے چکمہ میں آ کر بلا سوچے سمجھے اور بلا وجہ جماعت احمدیہ کے متعلق نہایت دل آزار الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک سردار تیجا سنگھ صاحب اکرپوری ہیں۔ انہیں جماعت احمدیہ کے خلاف جب کوئی اور بات ہاتھ نہ آئی تو انہوں نے اپنی کانفرنس میں کہا۔" اس سے زیادہ دل آزادی کیا ہوگی۔ کہ گورو نانک رح کو مسلمان کہتے ہیں۔" تو اس وقت ہمارے پیش نظر یہ بات تھی۔ کہ احرار کے چکمہ میں آنے والے بعض ہی سکھ ہیں۔ ورنہ ان میں ایسے شریف سنجیدہ مزاج اور معاملہ فہم اصحاب کی کمی نہیں۔ جو سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو مسلمان قرار دے کر ان کی بہت بڑی توقیر کرتی ہے۔ اور اس طرح ان سے اپنی محبت کا بہترین ثبوت دیتی ہے۔ نہ کہ ان کی ہتک کی مرتکب ہے۔

اگرچہ اس کے ثبوت میں واقعات پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے جس کا کوئی عقل و فہم رکھنے والا انسان انکار نہیں کر سکتا۔ تاہم ایک دو تازہ مثالیں پیش کی جاتی ہیں:۔

گذشتہ اتوار کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک پر ہندوستان کے مختلف مقامات میں جو یوم پیشوایان مذاہب منایا گیا۔ اس میں دیگر مذاہب کے نمائندوں کے علاوہ سرکردہ اور اہل علم سکھ صاحبان نے بھی تقریریں کیں۔ اور نہ صرف اس قسم کے جلسوں کو اتحاد بین الملل کے لئے نہایت مفید بتایا۔ بلکہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اعتراف کیا۔ کہ جماعت احمدیہ ان کے ساتھ ایسی محبت رکھتی ہے۔ جو عشق کے درجہ پر پہونچی ہوئی ہے۔ چنانچہ قادیان کے جلسہ میں جناب گیانی دیوان سنگھ صاحب امرت سری نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"گورو نانک دیو جی مہاراج کے نام سے ہندوستان کا بچہ بچہ واقف ہے یہاں تک کہ ان کے نام سے مسلمانوں کو بھی بہت رغبت ہے۔ خاص کر احمدی جماعت کو تو شری گورو نانک جی مہاراج سے بہت بڑا عشق ہے۔"

بلاشبہ یہ حقیقت ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ایسے محبت آمیز الفاظ میں کیا ہے۔ کہ کوئی احمدی ان سے سچی محبت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اور دوسرے مسلمانوں میں بھی بابا نانک رح سے عقیدت کا جذبہ جماعت احمدیہ کا ہی پیدا کیا ہوا ہے۔ ان حالات میں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ احمدی کسی رنگ میں بھی حضرت بابا صاحب رح کی ہتک کرتے ہیں۔ وہ سراسر حق پوشی سے کام لیتے ہیں۔

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ سے جماعت احمدیہ کی محبت اور عقیدت کا ذکر مشہور اخبار نویس جناب سردار دیوان سنگھ صاحب مفتون نے اپنے اخبار "ریاست" دہلی (۲ دسمبر سنہ ۱۹۴۰ء) میں نہایت عمدگی سے کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

"مسلمانوں میں غالباً احمدیوں کا ہی ایک ایسا فرقہ ہے۔ جو گورو نانک اور سری کرشن وغیرہ غیر مسلم بزرگوں کو پیغمبر سمجھتے ہوئے ان کی عزت کرتا ہے۔ اور قادیان کی احمدی جماعت کا یہ ملک پر بہت بڑا احسان ہے جس نے ہندو مسلم اتحاد کی اس راہ کو اختیار کیا۔ احمدیوں کی اس قابل تعریف سپرٹ میں اتفاق پسند حلقوں کے اندر یہ انتہائی افسوس کے ساتھ سنا جائے گا۔ کہ پچھلے ہفتہ جب سکھوں نے قادیان سے دو میل کے فاصلہ پر اکالی کانفرنس کی۔ تو سکھوں کے غیر دوستانہ اور تحکمانہ رویہ کے باعث قادیان کے احمدی حضرات نے اپنے بچوں اور عورتوں کو گھروں سے نکلنے کی ممانعت کر دی۔ تاکہ فساد نہ ہو۔ اور سکھوں کو اگر احمدیوں کے خلاف کوئی دوسری شکایت نہیں۔ تو اب یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ احمدی گورو نانک کو مسلمان کہہ کر سکھوں کی توہین کر رہے ہیں۔

ہمیں یاد ہے۔ چند برس ہوئے سکھوں نے ایک احمدی کے خلاف اس الزام میں مقدمہ بھی دائر کیا تھا۔ کہ اس نے گورو نانک کو مسلمان کہا۔ اور ہم نے اس مقدمہ پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے سکھوں سے پوچھا تھا۔ کہ اگر کسی نیک مسلمان کو کوئی سکھ یہ کہدے۔ کہ "آپ تو نیکی کے لحاظ سے سکھ ہیں" تو کیا اس مسلمان کی توہین ہوگی۔ اس طرح ہی ہم سکھوں سے پوچھتے ہیں۔ کہ اگر احمدی گورو نانک سے اظہار محبت کرتے۔ اور اپنا سمجھتے ہوئے گورو صاحب کو مسلمان کہتے ہیں۔ تو اس میں سکھوں کی توہین ہے۔ یا احمدی حضرات کے اخلاص و محبت کا انتہائی ثبوت؟

ہمیں افسوس ہے۔ کہ سکھوں کا قادیان کی اکالی کانفرنس میں احمدیوں کے خلاف تحکمانہ رویہ اختیار کرنا یا دوستانہ سپرٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا ثبوت نہ دینا اتحاد پسند حلقوں میں ناپسندیدگی اور وحشیانہ پن قرار دیا جاسکتا ہے کیونکہ اشاعت مذہب یا اشاعت خیالات کے لئے ضروری ہے۔ کہ رواداری اور محبت کا اظہار ہو۔ تاکہ لوگ اس سے متاثر ہو سکیں نہ کہ غنڈہ پن کا جس سے کہ لوگ نفرت کریں؟"

ہم سردار دیوان سنگھ صاحب کے بے حد ممنون ہیں۔ کہ انہوں نے نہ صرف حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جماعت احمدیہ کی صحیح پوزیشن بہترین رنگ میں پیش کی۔ بلکہ ان سکھوں کے رویہ کے متعلق بھی نہایت جرأت اور دلیری سے ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ جنہوں نے قادیان کے قریب کانفرنس منعقد کر کے جماعت احمدیہ کے رواداری اور مصالحانہ طریق عمل کے مقابلہ میں دلآزارانہ ڈھنگ اختیار کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نہ صرف حضرت باوا نانک کی بلکہ تمام مذاہب کے پیشواؤں کی دل سے تعظیم و تکریم کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتی ہے۔ اور اس پر پوری طرح عامل ہے۔ پھر نہ صرف خود عامل ہے بلکہ دوسروں کو بھی یہی طریق اختیار کرنے کی تلقین کرتی رہتی ہے ؛

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ فتح ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ۴½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت آج دن میں تو اچھی رہی۔ لیکن شام کے وقت ناساز ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گذشتہ شب اور آج دن بھر افاقہ رہا۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کے علاوہ معدہ اور انتڑیوں کی شدید تکلیف بھی ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ حرم ثانی کی طبیعت اچھی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے مشکلات سے نجات دیدی

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک پرانے صحابی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے شاندار مالی قربانیاں کرتے رہتے ہیں۔ اور جو گذشتہ سالوں میں باوجود سخت مالی مشکلات کے تحریک جدید میں اپنی طاقت سے بڑھ کر حصہ لیتے چلے آ رہے ہیں۔ مگر اس سال ان کی مالی حالت بہت کمزور ہو گئی تھی۔ اب آخر سال میں انہوں نے نہ صرف چھٹے سال کی رقم ادا کر دی۔ بلکہ ساتویں سال کا وعدہ اضافہ کے ساتھ پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

میں حیران تھا کہ کیا جواب دوں۔ اس سال میری مالی حالت اس قدر خراب ہو گئی۔ کہ ایک دیوالیہ سے زیادہ میری حیثیت نہیں رہ گئی تھی۔ جب میں حضرت امیر المومنین کے خطبات سنتا تو سوائے دعا کے مجھے کوئی ادائیگی کی صورت نظر نہ آتی۔ میں نے متواتر کئی سال اپنی حیثیت سے بڑھ کر حصہ لیا۔ محض اس خیال سے کہ جس قدر میں اللہ کی راہ میں آگے بڑھوں گا۔ میرا مولا بھی میرے ساتھ رحم کا سلوک کریگا۔ لیکن متواتر تین چار سال سے میری مالی حالت کمزور ہوتی گئی۔ اور اس سال تو مجھ پر از حد مایوسی کی حالت طاری ہو رہی تھی۔ میں نہیں سمجھ سکتا تھا۔ کہ آئندہ میں کس طرح تحریک جدید کے چندے ادا کر سکوں گا۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا۔ کہ جب میں ادا ہی نہیں کر سکتا۔ تو بہتر ہے کہ چندہ ہی نہ لکھواؤں۔ تا حضرت امیر المومنین کے فرمان کے بموجب دھوکا دینے والوں میں شمار نہ کیا جاؤں۔ مگر قربان جاؤں اپنے مولیٰ کریم کے۔ اس ذات پاک نے نہ صرف حضرت امیر المومنین کی دعاؤں سے مجھے مشکلات سے نجات دی۔ بلکہ اب مجھے اپنا مستقبل نہایت شاندار نظر آتا ہے۔ میرے سب مصائب اور میری سب تکالیف میرے لئے بڑی رحمتوں اور خدا کے فضلوں کا موجب بن رہی ہیں۔ اس نے اپنے فضل اور رحم سے گوناگوں ترقیات کی راہیں کھول دی ہیں۔ اور آج میں بلا کسی تکلیف کے سال رواں کا چندہ تحریک جدید وقت مقررہ سے پہلے ادا کرنے کے قابل ہوا ہوں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

میں سال رواں کے چندے میں چک بھجوا رہا ہوں۔ آئندہ سال کے لئے چندہ کا وعدہ اس طرح ۲۲

ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۲۳۷۔ غربت کی برکت

ایک لمبی خاموشی کے بعد اخبار الحکم کا ایک پرچہ شائع ہوا ہے۔ جس میں معرفت کی کئی ایک ایسی روحانی باتیں درج ہیں۔ جو اخبار کے سال بھر کے چندے سے بھی زیادہ قیمت رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت و اقبال مندی کے ساتھ لمبی عمر دے حضرت عرفانی کبیر اور صغیر کو کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانہ کی باتیں یاد دلا کر ایمانوں میں تازگی اور زیادتی کرتے رہتے ہیں۔ اس پرچے میں سیرۃ المہدی کے ورق میں لکھا گیا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ دین کا بڑا حصہ غرباء نے لیا ہے۔ غریب کو کسی قسم کی خدمت سے عار نہیں ہوتا۔ وہ ادنیٰ سے ادنیٰ خدمت کر سکتا ہے اس پر مجھے یاد آیا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس عاجز کو دو بار ایسی خدمت کرنے کا موقعہ نصیب ہوا۔ ایک تو سفر جہلم میں۔ میری عادت تھی کہ سفر میں یہ کوشش کرتا تھا۔ کہ رات کے وقت بھی مجھے حضور کے پاس ہی سونے کی جگہ ملے۔ چنانچہ جہلم میں حضور کی چارپائی کے پاس ہی فرش پر لیٹنے کا مجھے موقعہ مل گیا۔ اور جب سب لوگ سوئے ہوئے تھے تو مجھے آہٹ ہوئی۔ کہ حضور چارپائی پر سے اٹھے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ کہ کیا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ پیشاب کی حاجت ہے۔ سردی کا موسم تھا میں جلدی سے ایک مٹی کا برتن لایا۔ اور مٹی کے ڈھیلے لایا۔ حضور پیشاب سے فارغ ہوئے تو میں برتن اٹھا کر باہر لے گیا ؛

دوسری دفعہ لاہور میں جب حضور نے حضرت میاں چراغ الدین صاحب مرحوم کے مکان پر قیام کیا۔ تب بھی رات کے وقت حضور کو پیشاب کی حاجت ہوئی میں جاگ رہا تھا ایک مٹی کا برتن لایا۔ جب حضور فارغ ہوئے۔ تو میں نے ہاتھ بڑھایا اور مٹی کے برتن کو پکڑا۔ کہ باہر لے جاؤں۔ مگر اس دفعہ حضور نے مجھے اجازت نہ دی۔ کہ میں ایسا کروں۔ اور ایک کھڑکی سے جو اس کمرے میں تھی۔ خود ہی پیشاب باہر گرا دیا ؛

یہ وہ سفر تھا جو کرم دین کے مقدمہ کے سبب کرنا پڑا تھا۔ اور اس سفر میں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف شہید مرحوم بھی حضور کے ہمرکاب تھے ؛

ایک تیسرا واقعہ جو اس قسم کی خدمت کے موقعہ کا مجھے یاد ہے یہ ہے کہ چندو لال کی عدالت میں جب مقدمہ پیش تھا۔ تو حضور کو عدالت میں کرسی دی جاتی تھی۔ اور میں حضور کی کرسی کے پاس زمین پر بیٹھ جاتا تھا۔ ایک دفعہ میں نے محسوس کیا۔ کہ حضور کے پاؤں کرسی پر سے زمین پر ٹھہرنے کے سبب تھک گئے ہیں۔ تب میں نے جلدی سے اپنا کوٹ اتارا۔ اور اپنی پگڑی میں اس کوٹ کو لپیٹا۔ اور چوکی سی بنا کر حضور کے پاؤں کے نیچے رکھ دی ؛

کیا خوب کہا کبیر نے ؎

بھلا ہوا ہم نیچ بھیٔے ہر کا کیا سلام
جے ہوتے گھر اونچ کے ملتا کہاں بھگوان

مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ

۲۲ تقسیم کریں۔ کہ میرے اور میری بیگم صاحبہ کے چندے میں پچیس پچیس روپیہ کی ایزادی ہو جائے سال رواں کا چندہ ۹۵۰ روپے تھا۔ آئندہ کے لئے مزید ایک ہزار کا وعدہ کرتا ہوں۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ یہ سب فضل اسی چندہ کی بدولت ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس خدائی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق دے۔ تاکہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے وارث ہو سکیں۔ احباب نہ صرف سال ششم کے وعدے جلد پورے کرنے کی کوشش فرمائیں۔ بلکہ سال ہفتم کے وعدے بھی جلد سے جلد بھجوائیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ عیسائیت وہ نہیں جو حضرت مسیح نے پیش کی

اگرچہ عہد نامۂ عتیق میں بنی اسرائیل سے یہ کہا گیا تھا۔ کہ:-

"تم میری شریعت کی محافظت کرو" (احبار ۱۹ : ۱۹)

اور جب حضرت مسیح ناصری علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ تو آپ نے بھی اصولی طور پر یہ فرمایا۔ کہ:-

"یہ نہ سمجھو۔ کہ میں توریت یا نبیوں کی کتابوں کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔ منسوخ کرنے نہیں۔ بلکہ پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں۔ ایک نقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہرگز نہ ٹلیگا" (متی ۵ : ۱۷ - ۱۸)

لیکن باوجود اس کے توریت کے کئی ایک صریح احکام کی عیسائیوں میں خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔ جس کی چند مثالیں درج ذیل کی جاتی ہیں:-

(۱)

حضرت موسےٰ علیہ السلام کا یہ حکم توریت میں موجود ہے۔ کہ:-

"اور سؤر کہ کھُر اس کا دوحصہ ہوتا ہے۔ اور اس کا پاؤں چِرا ہے۔ پر وہ جگالی نہیں کرتا۔ وہ بھی تمہارے لئے ناپاک ہے۔ تم ان کے گوشت میں سے کچھ نہ کھائیو۔ اور ان کی لاشوں کو نہ چھوئیو۔ کہ یہ تمہارے لئے ناپاک ہیں"

(احبار ۱۱ : ۷ و ۸)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اس حکم کو انجیل میں یہ کہیں منسوخ نہیں کیا۔ مگر باوجود اس کے آج عیسائی جس کثرت سے سؤر کا گوشت اور چربی وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ وہ سب کو معلوم ہے۔

(۲)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پہلی کتاب پیدائش میں یہ حکم موجود ہے۔ کہ:-

"خدا نے ابراہام سے کہا۔ کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھیں۔ اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے۔ جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے۔ کہ تم میں سے ہر ایک فرزندِ نرینہ کا ختنہ کیا جائے۔ اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو۔ اور یہ اس عہد کا نشان ہوگا۔ جو میرے اور تمہارے درمیان ہے۔ تمہاری پشت در پشت ہر لڑکے کا جب وہ آٹھ روز کا ہو ختنہ کیا جائے گا۔ کیا گھر کا پیدا ہوا۔ کیا پردیسی سے خریدا ہوا۔ جو تیری نسل سے نہیں۔ لازم ہے۔ کہ تیرے خانہ زاد اور تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جائے۔ اور میرا عہد تمہارے جسموں میں عہدِ ابدی ہوگا۔ وہی شخص اپنے لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اس نے میرا عہد توڑا" (پیدائش ۱۷ : ۹ تا ۱۴)

چونکہ اس حکم کی تعمیل میں کسی قدر جسمانی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے حضرت مسیح علیہ السلام کے معاً بعد اس کو بالائے طاق رکھ دینے کی تلقین شروع کر دی گئی۔ چنانچہ پولوس نے کہا:-

الف۔ "دیکھو میں پولس تم کو کہتا ہوں۔ کہ اگر تم ختنہ کراؤ گے۔ تو مسیح سے تم کو کچھ فائدہ نہ ہوگا" (گلیتوں ۵ : ۲)

ب۔ "اور مسیح یسوع میں نہ تو ختنہ کچھ کام کا ہے۔ نہ نامختونی" (ر ۵ : ۶)

ج۔ "جو مختون بلایا گیا۔ وہ نامختون نہ ہو جائے۔ جو نامختون کی حالت میں بلایا گیا۔ وہ مختون نہ ہو جائے۔ نہ ختنہ کوئی چیز ہے۔ نہ نامختونی"

(۱۔ کرنتھیوں ۷ : ۱۸ - ۱۹)

جب خود پولوس نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ تو عام عیسائیوں کو اس پر عمل کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ چنانچہ یہ عہد بالکل متروک ہو گیا۔

(۳)

توریت میں توحید کی تعلیم اب تک موجود ہے مثلاً لکھا ہے:-

۱۔ "خداوند وہی خدا ہے۔ جو اوپر آسمان میں ہے۔ اور نیچے زمین میں ہے۔ اور کہ اس کے سوا کوئی نہیں" (استثنا ۴ : ۳۹)

۲۔ "میں خداوند تیرا خدا ہوں۔ جو تجھ کو مصر کی زمین سے اور غلام خانے سے باہر لایا۔ میرے آگے تیرا کوئی دوسرا خدا نہ ہو" (استثنا ۵ : ۶ - ۷)

۳۔ "سُن لے اے اسرائیل۔ خداوند ہمارا خدا اکیلا خداوند ہے" (ر ۶ : ۴)

۴۔ "خداوند اسرائیل کا بادشاہ اور اس کا نجات دینے والا رب الافواج یوں فرماتا ہے۔ کہ میں اول اور میں آخر ہوں۔ اور میرے سوا کوئی خدا نہیں" (یسعیاہ ۴۴ : ۶)

۵۔ "میں ہی خداوند ہوں اور کوئی نہیں میرے سوا کوئی خدا نہیں" (ر ۴۵ : ۵)

تورات کے علاوہ انجیل میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے ایسے کلمات ہیں۔ جن سے خدا تعالےٰ کی توحید ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً:-

۱۔ حضرت مسیح علیہ السلام سے ایک فقیہہ نے جب دریافت کیا۔ کہ "سب حکموں میں اوّل کونسا ہے" تو یسوع نے جواب دیا۔ کہ:- "اول یہ ہے کہ اے اسرائیل سُن! خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے" (مرقس ۱۲ : ۲۹)

۲۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے دُعا کرتے وقت کہا:-

"ہمیشہ کی زندگی یہ ہے۔ کہ وہ (لوگ) تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں" (یوحنا ۱۷ : ۳)

لیکن باوجود اس کے عیسائی دُنیا عرصۂ دراز سے تثلیث کی قائل ہو چکی ہے۔ یعنی خدا کے ساتھ یسوع مسیح اور رُوح القدس کو شریک ٹھہراتی ہے۔

ان مثالوں سے ظاہر ہے۔ کہ موجودہ عیسائیت وہ نہیں۔ جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے وقت تھی۔ بلکہ اس کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ اور یہ وہ حقیقت ہے۔ جو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا کے سامنے پیش فرمائی۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:-

"دُنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے۔ اور یہ اس لئے نہیں۔ کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتداء سے جھوٹے ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی۔ اور وہ ایسے باغ کی طرح ہو گئے۔ جس کا کوئی باغبان نہیں اور جس کی آبپاشی اور صفائی کے لئے کوئی سامان نہیں۔ اس لئے رفتہ رفتہ ان میں خرابیاں پیدا ہو گئیں . . . . مثلاً عیسائیت کے مذہب کو دیکھو۔ کہ وہ ابتداء میں کیسے پاک اصول پر مبنی تھا۔ اور جس تعلیم کو حضرت مسیح علیہ السلام نے پیش کیا تھا اگرچہ وہ تعلیم قرآنی تعلیم کے مقابل پر ناقص تھی۔ کیونکہ ابھی کامل تعلیم کا وقت نہیں آیا تھا۔ اور کمزور استعدادیں اس لائق بھی نہ تھیں۔ تاہم وہ تعلیم اپنے وقت کے مناسبِ حال نہایت عمدہ تعلیم تھی۔ وہ اسی خدا کی طرف راہنمائی کرتی تھی۔ جس کی طرف توریت نے رہنمائی کی۔ لیکن حضرت مسیح کے بعد مسیحیوں کا خدا ایک اور خدا ہو گیا۔ جس کا توریت کی تعلیم میں کچھ بھی ذکر نہیں۔ اور نہ بنی اسرائیل کو اس کی کچھ بھی خبر ہے . . . . اور نہ صرف اسی قدر بلکہ توریت کے اور کئی ابدی احکام توڑ دیئے گئے اور عیسائی مذہب میں ایک ایسی تبدیلی واقع ہوئی۔ کہ اگر مسیح علیہ السلام خود بھی دوبارہ تشریف لے آئیں۔ تو وہ اس مذہب کو شناخت نہ کر سکیں" (لیکچر سیالکوٹ ص ۱۴)

نیکیوں میں ایک دوسرے کے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجاہدین تحریک جدید سے خدائی لشکر سے تحریک جدید سال ہفتم کی تحریک کرتے ہوئے مطالبہ فرمایا ہے۔ کہ ہر مجاہد اپنے چھٹے سال کے وعدے پر کچھ نہ کچھ اضافہ کرے۔ کیونکہ مومن کا ہر قدم پہلے سے آگے بڑھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی حضور نے مخلصین کے سامنے اپنا یہ اسوہ حسنہ پیش فرمایا ہے کہ اپنا وعدہ تیسرے سال کی رقم پر ۴۰ فیصدی اضافہ کر کے ۲۳۴۶ کا دیا ہے۔ پس مخلصین کو چاہیئے کہ وہ اپنے وعدوں کو اضافہ کے ساتھ اپنی جماعت میں لکھوائیں۔ اور جو براہ راست وعدے پیش کرنے والے ہیں

خدا تعالےٰ کو پانے کی راہ

ذیل کا مضمون ڈیرہ دون کی سناتن دھرم کانفرنس میں پڑھنے کے لئے لکھا گیا۔ جسے اب قسط وار اخبار میں دیا جا رہا ہے۔

چونکہ انسان اپنی ساری عقل۔ ساری طاقتوں اور سارے شاندار کارناموں کے باوجود ایک فانی ہستی ہے۔ جسمانی لحاظ سے ہر وقت معرض زوال میں ہے۔ اس لئے انسانی روح کی تشفی اور اطمینان اس مادی دنیا اور اس کی لذتوں سے ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انسان ہمیشہ سے ایک لافانی اور لاثانی ہستی سے تعلق پیدا کرنے کے لئے بے چین رہا ہے۔ اور اس نے اس کے پانے کے لئے عظیم الشان قربانیاں کی ہیں۔ کڑاکے کی سردی میں پانیوں کے کنارے تپتے صحراؤں میں تیز لو کے اندر۔ آبادیوں سے دور غاروں اور خلوت خانوں میں انسانوں کی ایک بڑی جماعت اپنے خالق سے ملنے کے لئے بے قرار نظر آتی ہے۔ مندروں۔ شوالوں۔ گرجاؤں۔ اور مساجد میں بھی یہی نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ یہ سب انسانی فطرت کی آواز کے مظاہر ہیں۔ انسان چاہتا ہے۔ کہ خدا سے ملے۔ خود خالق فطرت نے یہ جذبہ اس کی فطرت میں ودیعت کر دیا ہے اس جذبہ کی تکمیل کے لئے انسان ہر قربانی کرنے پر آمادہ اور ہر شکل جھیلنے کے لئے تیار ہے۔ مذاہب عالم کی تاریخ اس بارے میں درخشندہ مثالوں پر مشتمل ہے۔

خدا کو پانا ممکن ہے

خدا کو پانے کا راستہ معلوم کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے۔ کہ کیا خدا کو پانا ممکن بھی ہے۔ اگر یہ ایک محال اور ناممکن امر ہو۔ تو اس پر بحث کرنا عبث۔ اور اس کے حصول کی کوشش کرنا بے فائدہ۔ سو یاد رہے۔ کہ میں جس مذہب کا ماننے والا ہوں۔ اس نے یہی بتایا ہے۔ کہ خدا کو پانا ممکن ہے۔ اس سے تعلق پیدا کرنا محال نہیں بے شک وہ لطیف اور وراء الورٰی ہستی ہے۔ ان مادی آنکھوں سے نظر نہیں آتی۔ ان ٹھوس ہاتھوں سے ہم اسے چھو نہیں سکتے۔ لیکن اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ وہ موجود ہے اور اس کا وجود اپنی پوری شان و شوکت سے ذرہ ذرہ میں عیاں ہے۔ اس کو پانے کا جذبہ انسانی فطرت کی سب سے بڑی اور حقیقی خواہش ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ جو امر انسانی فطرت میں مرکوز ہو۔ اور جو جذبہ ہر انسان میں پایا جائے۔ قدرت نے اس کے پورے کرنے کے لئے ضرور سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ کیونکہ ہو نہیں سکتا۔ کہ پیاس تو ہو مگر پینے کے لئے پانی نہ ہو۔ بھوک تو لگے۔ مگر اس کے بجھانے کے لئے غذا نہ ہو۔ اگر آنکھوں میں قوت بینائی ہے۔ تو اتنے دور فاصلہ پر اللہ تعالےٰ نے سورج اور روشن اجرام پیدا کر دیئے ہیں۔ تا آنکھوں کی بینائی اپنے مقصد کو پورا کر سکے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وآتاکم من کل ما سألتموہ اے انسانو! ہر وہ چیز جسے تمہاری فطرت نے چاہا۔ ہم نے تمہارے لئے مہیا کر دی۔

پس اسلامی نقطۂ نگاہ سے خدا کا پانا ممکن بلکہ ضروری ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کے طلب گاروں پر اس کے پانے کا راستہ کھولا جائے۔ اور انہیں محبت الٰہی کے جام پلائے جائیں۔

وہ انسان جنہوں نے خدا کو پالیا

یہ کہنا کہ انسان میں خدا کو پانے کی تو انتہائی خواہش ہے۔ مگر اس کا پورا ہونا ممکن نہیں۔ سراسر غلط ہے ہم سے پہلے لاکھوں لوگ فی الواقع خدا کو پا چکے ہیں۔ انہیں اس کا قرب حاصل ہوا۔ وہ اس کے زندگی بخش کلام سے بہرہ ور ہوئے۔ ایسے نبی۔ رشی۔ پیغامبر اور ولی ہر ملک میں ہوئے ہیں۔ اور ہر قوم پر خدا کا نور چمکا ہے۔ یہ برگزیدہ وجود ہر زمانے میں گواہی دیتے آئے ہیں۔ کہ ہمارا خدا موجود ہے۔ اور اس کے پانے کا راہ کھلا ہے۔ اسلامی عقیدہ کے مطابق ایسے بزرگ لوگ ہر خطۂ زمین میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور ان سب کا احترام کرنا فرض اور ضروری ہے۔ کیونکہ وہ سب خدائی نور کی مشعلیں اور اس تک پہنچانے میں ممد و مددگار ہیں۔

اب بھی خدا کو پانا ممکن ہے

شائد کسی دل میں یہ شبہ پیدا ہو۔ کہ خدا کا پانا پہلے زمانوں میں ممکن تھا۔ اب نہیں۔ حیرت ہے۔ کہ یہ وسوسہ ہر زمانہ کے لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا رہا ہے۔ اور وہ یہی کہتے رہے ہیں۔ کہ ہم میں سے اور ہمارے زمانہ میں کوئی خدا رسیدہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور اب ہمارا اپنے خالق سے تعلق ممکن نہیں۔ جن لوگوں کو آج یہ شبہ پیدا ہو۔ وہ اتنا تو سوچیں کہ اگر خدا کا پانا پہلے ممکن تھا۔ اور اب نہیں تو اس کا سبب کیا ہے؟ کیا ایشور بدل گیا۔ اب اس میں وہ طاقتیں موجود نہیں جو پہلے تھیں یا وہ پہلے ناکمل تھا اور اب اس کی طاقتوں میں زیادتی ہو جانے کے باعث اس کا پانا ناممکن ہو گیا۔ اگر یہ بات نہیں اور خدا تعالےٰ کمی بیشی سے پاک ہے۔ اس میں کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ ہو سکتا ہے۔ تو پھر کیا انسانوں کو خدا کے پانے کی ضرورت نہیں رہی؟ کیا انسانی فطرت بدل گئی ہے۔ اگر یہ بات بھی درست نہیں۔ کیونکہ انسان آج بھی خدا کے پانے کا محتاج ہے۔ اور آج بھی انسانی فطرت خدائی نور کے حصول کے لئے والہ و شیدا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ گمان کیا جائے۔ کہ خدا تعالےٰ کے پانے کا زمانہ آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گیا ہے۔ اور اب کسی انسان کے لئے ممکن نہیں۔ کہ خدا کو پا سکے۔ قرآن مجید ہمیں یہی بتلاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو پانا قصہ پارینہ نہیں۔ بلکہ اب بھی جو کھٹکھٹائیں گے۔ ان کے لئے کھولا جائے گا۔ خدا کو پانے کے لئے بیتاب و بے قرار رہنے والے اس کی گود میں ہوں گے۔ وہ ان سے ایسا پیار کریگا جس کی مثال میں ماں کی ماتا کو پیش کرنا بھی سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ اسلامی عقیدہ کی رو سے خدا آج بھی اپنے مقرب بندوں سے ویسے ہی ہمکلام ہوتا ہے۔ جیسا وہ گزشتہ زمانوں میں اپنے رشیوں اور نبیوں سے ہمکلام ہوا۔ خدا کو پانے کی سب راہیں آج بھی کھلی ہیں۔ پس ہم جب خدا کو پانے کی راہ پر بحث کرتے ہیں۔ تو اس یقین کے ساتھ کہ ہمارے مذہب کی رو سے آج بھی اس راستہ پر چل کر انسان منزل مقصود پر پہونچ سکتا ہے بلکہ عملاً لوگ پہونچ رہے ہیں۔ سو ہم محض گزرے ہوئے زمانہ کی ایک لذیذ یاد کے طور پر یہ مضمون بیان نہیں کرتے۔ بلکہ امر واقع کے طور پر ہمدردی کے جذبات سے لبریز ہو کر بنی نوع انسان کے سامنے یہ باتیں رکھتے ہیں۔

پس اے میرے پیارے بھائیو! ہمارا خدا بے حد ہے۔ اسکی قدرتیں بے انت ہیں۔ مذہب کے معنی راستہ کے ہیں۔ یعنی خدا کو پانے کا راستہ۔ کسی مذہب کو قبول کرنے کی علت غائی یہی ہے۔ کہ ہم اس کے قواعد اور مقررہ اصول پر چل کر خدا کو پالیں۔ اور آج جس مذہب کے ذریعہ ہمیں یہ مقصد حاصل ہو سکے وہی زندہ مذہب ہے۔ اور در اصل انسانی فطرت اسی کی متلاشی ہے۔

میں کہہ چکا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ غیر محدود ہے۔ اس لئے میرے نزدیک اس کو پانے کی راہیں بھی غیر محدود ہیں۔ مگر چونکہ انسان اس مادی جامہ میں محدود ہے۔ اس کی عقل اور ادراک کا دائرہ بھی محدود ہے اس لئے وہ غیر محدود کا تصور نہیں کر سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو قسم کے لوگ

یاد رہے کہ خدا کو پانے کی راہ پر بحث کرنے والے انسان دو قسم کے ہو سکتے ہیں (۱) جو کائناتِ عالم پر نگاہ کر کے قیاسی طور پر خدا کے وجود کو ماننے کے دعویدار ہوں۔ وہ ان چیزوں کو، زمین کے ذرات اور آسمان کے اجرام کو دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں۔ کہ اس ساری مخلوق کا کوئی خالق ہونا ضروری ہے۔ یہ سب چیزیں خود بخود نہیں ہو سکتیں۔ اس بنا پر وہ خدا کے قائل ہیں۔ ایسے لوگ اس کے پانے کا بھی یہی راستہ قرار دیتے ہیں۔ کہ انسان اپنی عقل سے اللہ تعالےٰ کی مصنوعات پر نظر ڈالے تو اس پر اسرار قدرت کھلتے جائیں گے۔ اور وہ ایک دن خدا کو پالے گا۔ (۲) دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو اول الذکر طریق کو ایک حد تک مفید قرار دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ انسان کو صرف اس مقام تک لے جاتا ہے۔ کہ اس جہان کا کوئی خالق ہونا چاہیئے۔ مگر یہ کہ فی الواقع وہ خالق موجود ہے۔ اس کی قدرتیں بے حد اور اس کی طاقتیں بے پایاں ہیں۔ اس معاملہ پر اوّل الذکر طریق سے کوئی روشنی نہیں پڑتی۔ اس لئے یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ خدا کی حقیقی معرفت انسانی عقل سے نہیں بلکہ خدا کے الہام اور اس کے کلام سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ زندہ خدا خود اپنے آپ کو شناخت کراتا ہے۔ وہ خود انا الموجود کہتا اور اپنے عاشقوں کے لئے تسلی کی راہیں پیدا کرتا ہے۔ خدا کی ہستی پر کامل یقین بھی اسی راہ سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کو پانے کا بھی یقینی راہ یہی ہے۔

پہلی قسم کے لوگ اگر عالم کہلاتے ہیں تو انہیں عارف کہا جاتا ہے۔ یہ سچ ہے کہ ایک دہریہ اور ناستک کو پہلے پہل عقلی دلائل سے اللہ تعالےٰ کی ہستی کا ثبوت دیا جائے گا۔ مگر یہ بھی سچ ہے۔ کہ اس کے دل کے سارے زنگ اور اس کے باطن کی ساری کدورتیں اللہ تعالےٰ کے زبردست نشانات کے مصفا پانی کے بغیر دھل نہیں سکتیں۔ اور اسے اس ذات بے مثال سے لگاؤ ان معجزات بینہ کے بغیر ممکن نہیں۔ دنیا میں کسی چیز کے معلوم کرنے کے قدیم سے یہی دو طریق چلے آئے ہیں۔ اوّل۔ معلول کو دیکھ کر علت پر استدلال کرنا جیسے مخلوقات کو دیکھ کر خالق کی ہستی پر دلیل پکڑنا۔ دوم خود علت کو دیکھ کر معلول کے وجود کو ثابت سمجھنا۔ جیسے اللہ تعالےٰ کی تجلیات اور قدرتوں کا مشاہدہ کر کے سب کائنات کو اسی کا پیدا کردہ یقین کرنا۔ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

العاقلون بعالمین یرونه
والعارفون رأوا به اشیاء

کہ عقلمند تو دنیا جہان کو دیکھ کر کہتے ہیں کہ خدا ہے۔ مگر عارف لوگ خدا میں ہو کر اور اس کے ذریعہ اس جہان کی چیزوں کا وجود مانتے ہیں

فانی انسان کا انتہائی کمال

غرض اللہ تعالےٰ کی ہستی کے ماننے والے خواہ اسے عقلی طور پر مانتے ہوں یا عرفانی طور پر دونوں ہی چاہتے ہیں۔ کہ ہم اس ذات کو پا سکیں۔ سچ مچ فانی انسان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں۔ کہ وہ تغیر اور فنا سے پاک ذات میں ہو کر ہمیشہ کی زندگی پائے۔ ہر جاندار امر (لافانی) بننا چاہتا ہے۔ اسی لئے موت سے بھاگتا ہے انسان کے امر ہونے کا طریق یہی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کا وصال حاصل کر کے نہ ختم ہونے والی زندگی کو پالے۔ ایسی صورت میں اس انسان کے جسم پر تو موت وارد ہو جائے گی۔ مگر اس کی روح (جیو آتما) ابدی زندگی پا جائے گی۔ خدا کو پانے والے بھلا اس عارضی موت سے کب ڈرتے ہیں۔ ان کا نشان یہی ہوتا ہے کہ وہ خدا کے لئے جیتے۔ اور اسی کے لئے مرتے ہیں۔ وہ بیج جو مٹی کی تہ کے نیچے جا کر اپنی ہستی کو مٹانے کے درپے ہو جاتا ہے۔ وہی اُگتا۔ پنپتا۔ پھل دار اور پھولدار بنتا ہے۔ اسی طرح خدا کو پانے کے شیدائی اپنی موت کے ذریعہ ابدی زندگی کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور ہمیشہ جیتے ہیں۔ یہی زندگی روحانی زندگی کہلاتی ہے۔ اور اسی کا نام تعلق باللہ ہے ایسے ہی لوگ خدا کو پانے والے ہوتے ہیں ۔ (باقی)

خاکسار۔ ابوالعطاء جالندھری

302

اعلان برائے ملازمت دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان

صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے لئے امیدواروں کی ضرورت ہے۔ جو امیدوار حسب ذیل شرائط پوری کرتے ہوں۔ وہ ذیل کا فارم پر کر کے درخواست معہ تمام نقول سرٹیفکیٹ وغیرہ مصدقہ ۱۴ ماہ فتح ۱۳۱۹ ہش مطابق ۱۴ دسمبر ۱۹۴۰ء تک پرسنل اسسٹنٹ ٹو ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کے پاس بھیج دیں۔ اور نوٹ غور سے مطالعہ کر لیں۔

خاکسار۔ غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فارم درخواست امیدواری

(۱) نام و ولدیت درخواست کنندہ۔
(۲) تاریخ بیعت۔
(۳) تاریخ پیدائش۔
(۴) خاندانی خدمات سلسلہ۔
(۵) امتحان جو پاس کئے ہیں معہ سندات۔
(۶) خلاصہ سندات و سفارشات۔
(۷) صحت۔
(۸) کوئی اور قابل ذکر امر۔

شرائط:۔ (۱) احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۲۸ سال ہو۔ (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی خدمات سلسلہ کے متعلق تصدیق کرائی جائے۔ (۴) میٹرک یا اس سے اوپر مولوی فاضل یا جامعہ احمدیہ یا اس سے اوپر تک تعلیم لازمی ہے (۵) مقامی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کا ہونا لازمی ہے۔ اس کے علاوہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خاص ہستیوں کی سفارشی چٹھیاں بھی لگائی جا سکتی ہیں۔ (۶) ڈاکٹر یا حکیم ورنہ جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سرٹیفکیٹ لگایا جا سکتا ہے (۷) شرط ۵ کے علاوہ کوئی اور سرٹیفکیٹ وغیرہ لگائے جا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ تمام وہ درخواستیں جو کسی امیدوار نے کسی دفتری ملازمت کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے کسی دفتر میں بھیجی ہوں۔ وہ اس اعلان کے ذریعہ منسوخ قرار دی جاتی ہیں۔ اور ہر امیدوار کو اب نئی درخواست مندرجہ بالا فارم پر شرائط کے مطابق کرنی ہوگی۔

(۲) اسامیاں فی الحال عارضی ہوں گی۔ اور تنخواہ کم از کم پندرہ روپیہ فی الحال لیکن یکم مئی ۱۹۴۱ء سے امید ہے ۱۵-۲-۳۰ کے گریڈ کی ابتدائی تنخواہ دے دی جائے گی۔ اور آئندہ مستقل اسامیاں پر کرتے وقت تجربہ کار عارضی ملازمین کو ترجیح دی جائے گی۔

(۳) جن امیدواروں کی درخواستیں کمیشن منظور کرے گا۔ ان درخواست کنندوں کو تاریخ انتخاب سے اطلاع دی جائے گی۔

(۴) کمیشن کے کسی ممبر کو سفارش کے ذریعہ سے زیر اثر لانے کی سعی کرنا امیدوار کی کامیابی میں منافی ہوگا۔

گوناگوں جواہرات:۔ اگر آپ ہر نوع کے یاقوت۔ گوناگوں زمرد۔ نیلم۔ پکھراج۔ کہربا۔ فیروزہ۔ سنگ یشب۔ لاجورد۔ عقیق۔ مرجان۔ مروارید خالص۔ دانہ فرنگ وغیرہ نیز ان کے کشتہ جات کے متعلق جو ادویہ میں پڑتے ہیں۔ قیمتی معلومات حاصل کرنا چاہیں۔ اور اپنے علم میں اضافہ کے خواہاں ہیں۔ تو طبیہ عجائب گھر کو ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ آپ وہاں بعض ایسی نادر چیزیں دیکھیں گے۔ جو شاید آپ نے پہلے کبھی نہ دیکھی ہوں گی۔ مفصل فہرست ادویہ مفت طلب کریں۔

پروپرائٹر طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا ویدک لٹریچر میں لفظ "احمد" نہیں؟

اخبار پرکاش کے خاص نمبر میں جو نومبر میں نکلا ہے ایک مضمون "احمدیہ جماعت کے دو سنسکرت دانوں کو چیلنج" کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ اس میں مضمون نگار نے مہاشہ فضل حسین صاحب دہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ "آپ نے (حضرت) مرزا صاحب کو نشکلنک اوتار ثابت کرنے کے لئے یہ دلیل دی ہے۔ کہ کلکی پران میں لکھا ہے کہ احمد نے کہا۔ سے حالانکہ یہ لفظ اصلی کتاب میں بالکل نہیں بلکہ اصل لفظ "رمعرلی" ہے جسے کاتب "لی" لکھنا بھول گیا۔ باقی "رمعد" رہا اس کو آپ نے احمد بنا لیا اگر آپ کو صداقت وانصاف کا پاس ہے تو احمد کا لفظ اصلی کتاب سے نکال کر دکھائیں"

چونکہ یہ ایک اصولی اعتراض کیا گیا ہے۔ اور معترض نے چیلنج کی آڑ میں ہمارے اعتقاد پر حملہ کیا ہے۔ اس لئے نہایت ضروری ہے کہ معترض مذکور کی خدمت میں کچھ عرض کیا جائے معترض صاحب نے اپنے علم سنسکرت پر بہت فخر کیا ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ چیلنج دنیا میں ان کی اپنی بےبضاعتی ثابت کر رہا ہے۔ وہ اس لئے کہ یہ بے شک صحیح ہے کہ کلکی پران میں "احمد" کا لفظ نہیں ہے لیکن اس سے آریہ سماج کو بھلا کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ جب کہ بانی آریہ سماج کی ساری عمر یہی ثابت کرنے گذر گئی کہ کلکی پران وغیرہ کتب بالکل غیر مستند بلکہ گپوڑے بازی سے بھری ہوئی ہیں۔ ایسی صورت میں کلکی پران میں لفظ "احمد" کا نہ ہونا کسی بھی آریہ سماجی کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ اس کے متعلق چیلنج دینا بچوں کا کھیل ہے۔

اس کے بعد میں معترض صاحب کی توجہ ویدوں اور ویدوں کی خدائی تفسیروں یعنی برہمن نام کی کتابوں اور اپنشدوں وغیرہ کی طرف پھیرنی چاہتا ہوں جن کے مستند ہونے میں کسی ویدک دھرمی کو انکار نہیں۔ سو یاد رہے کہ اتھرو وید میں لفظ "احمد" موجود ہے۔ سام وید میں لفظ "احمد" موجود اور اتھرو وید کے کانڈ ۲۰ میں احمد کا لفظ موجود ہے۔ چنانچہ اتھرو وید کے اسی کانڈ میں اسی احمد کی ستائیس علامات بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً سوکت ۳۷ میں بتایا گیا ہے۔ کہ "وہ رشی اپنے کلام سے بروں کو تباہ و برباد کر دے گا" اس کے مخالف بھیڑیوں جیسے ظالم ہونگے وغیرہ وغیرہ (سوکت ۹۲ء) اس طرح اس کی علامات بیان کر کے بعد میں لکھا ہے "احمد ہی پتشتر رتی میدھام رتسیہ جگرمبھ" یعنی "وہ احمد اپنے روحانی باپ (محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی لائی ہوئی صداقت کو ہی لے گا" بالکل یہی منتر رگ وید اور سام وید میں آتا ہے۔

اس کے بعد اب سام وید کی خدائی تفسیر تانڈیہ مہا برہمن کو دیکھئے اس میں لکھا ہے۔ "آئندہ (زمانہ میں) ہونے والی سب سے اچھی آواز یعنی تعلیم کیا ہوگی"۔ اس کے جواب میں لکھا ہے۔ "احمد نا دو احمد نا دو" یعنی آخری زمانہ میں احمد رشی کی تعلیم ہی بہترین تعلیم ہوگی" سنسکرت کی گرامر کا یہ ایک قاعدہ ہے کہ "ت" "یا د" کے بعد اگر "ن" آجائے تو "ت" کو "ن" اور "د" کا بھی "ن" ہی ہو جاتا ہے اس لئے اکٹھا لکھتے وقت احمد نادہ کی بجائے احمنادہ لکھنا پڑتا ہے بالکل یہی عبارت کتاب تیتری اپنشد

اور کتاب تیتری آرنیک میں موجود ہے اگر معترض صاحب یہ اعتراض کریں۔ کہ ان مقامات پر "احمد" لفظ کو ہندو مفسروں نے علم نہیں تسلیم کیا اس لئے یہ صحیح نہیں۔ سو یاد رہے کہ کسی انسان کسی چیز سے بےخبر ہونا اس بات کی ہرگز دلیل نہیں ہو سکتی کہ وہ چیز موجود نہیں ہے۔ مثلاً ایک زمانہ میں سکھوں کا اعتقاد تھا کہ کوہ ہمالیہ کے اس طرف مخلوق ہی نہیں۔ اب اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ "چونکہ سکھوں کا یہ اعتقاد تھا اس لئے اس وقت ہمالیہ پار مخلوق موجود ہی نہ تھی" صریح جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔ مسلمانوں کی موحد قوم کو خدا اور اس کے انبیاء کا علم ہے سو سنسکرت زبان

مسلمانوں نے مذکورہ بالا مقامات پر لفظ "احمد" کو علم ہی مانا ہے۔ یعنی ایک عظیم الشان نبی کا نام تسلیم کیا ہے اس مضمون کو تفصیل کے ساتھ استاذی المکرم پروفیسر عبداللہ بن سلام صاحب نے رسالہ ریویو میں بیان فرمایا ہے۔ آخر میں ایک عرض ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ تو کلکی پران میں سے لفظ احمد دیکھنے کے شائق تھے جو کہ آپ کے گرو اور اس کی جماعت کے نزدیک بالکل غیر مستند کتاب ہے۔ لیکن میں نے بفضل خدا آپ کو آپ کی کئی مستند کتب سے یہ لفظ دکھا دیا ہے۔

خاکسار۔ ناصر الدین عبداللہ پروفیسر جامعہ احمدیہ

بیکاروں کیلئے ضروری اعلان

ہندوستانی ہوائی فوج میں ملازمت کے لئے صنعتی وغیر صنعتی ملازمتوں کے واسطے اسامیاں خالی ہیں جن کے لئے حسب ذیل شرائط پر بھرتی کی جا رہی ہے۔

۱۔ ابتدائی تنخواہ تیس روپے ماہوار۔ خوراک۔ پوشاک۔ رہائش۔ ورزشی کھیلیں اور دوسری تفریحات مفت۔

۲۔ چھ ماہ کے بعد اول درجہ کے امیدواروں کے واسطے ستر روپیہ ماہوار تک ترقی کرنے کی توقعات۔ اور جنگ کے بعد اچھی امیدیں اور ایک مستقل صورت معاش کے امکانات۔

۳۔ ابتداءً میں اندراج نام زمانہ جنگ تک رہے گا۔

۴۔ جن رنگروٹ کی صحت جنگ کے ختم ہونے کے بعد اچھی ہوگی۔ اس کے واسطے سول زندگی میں بوجہ بدنی صحت میں ترقی کرنے کے اچھے مواقع کی امید۔

۵۔ رنگروٹوں کو سکوٹنگ یا یونیورسٹی ٹریننگ کور کا تجربہ حاصل ہونے کی وجہ سے فوقیت ہوگی

۶۔ درخواست کنندگان کی عمر اٹھارہ اور بتیس ۳۲ سال کے درمیان ہونی چاہیئے جو میٹرک پاس ہوں یا اس کی بجائے صنعتی قابلیتیں رکھتے ہوں۔

۷۔ رنگروٹوں کو وائرلیس اپریٹرس۔ فٹرس۔ رگرس۔ کارپنٹرس اور کلرکوں کا کام سکھایا جائے گا۔ جن کی فوراً ضرورت ہے۔

۸۔ ہوائی فوج میں بھرتی کرنے کے محکمے معہ فوجی صنعتی ریکروٹنگ دفتروں کے مندرجہ ذیل مقامات پر کھولے گئے ہیں۔

۱۔ لاہور۔ برائے شمال مغربی متحدہ صوبہ۔ دہلی۔ آگرہ اور مراد آباد تک۔
۲۔ کراچی۔ برائے سندھ بشمولیت جودھپور۔ اجمیر اور اودے پور۔
۳۔ بمبئی۔ برائے حیدرآباد۔ جبل پور۔ بھوپال اور احمد آباد
۴۔ مدراس۔ برائے بنگلور۔ اور جنوبی ہندوستان
۵۔ کلکتہ۔ برائے لکھنؤ۔ کانپور (یو۔پی) بنگال اور آسام۔

۹۔ درخواستیں جن میں عمر اور قابلیتوں کا ذکر ہونا چاہیئے بھیجی جائیں۔ اور (مندرجہ بالا فہرست میں) درخواست کنندہ کی رہائش کی جگہ کے قریب ترین ہوائی فوج کے ریکروٹنگ محکمے میں دی جائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

"الفضل" کے ہر خریدار کا فرض ہے کہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء تک "الفضل" کا کم سے کم ایک نیا خریدار مہیا فرمائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

303

وہ اصحاب جنہیں مطبوعہ حصہ تفسیر القرآن مفت دیا گیا

تفسیر القرآن کا مطبوعہ حصہ بعض اصحاب کو بغیر قیمت دیا گیا تھا۔ ان کے متعلق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے دوست بھی وہ حصہ تفسیر ارسال فرمادیں۔ نیز بقیہ حصہ تفسیر کی قیمت بھی ارسال فرمائیں۔ ایسے اصحاب سے زیر طبع تفسیر کی قیمت ۳/۴ لی جائے گی۔ اور پہلے حصہ کے ساتھ بقیہ حصہ شامل کرکے کتاب مجلد ان کے حوالہ کی جائے گی۔ لیکن جن دوستوں کی طرف سے حصہ تفسیر موصول نہ ہوگا۔ ان کو زیر طبع تفسیر ارسال نہ کی جائے گی۔ نیز احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مکمل تفسیر ہی مجلد کرائی جائے گی۔ جن دوستوں کی طرف سے پہلا طبع شدہ حصہ موصول نہ ہوگا۔ ان کو بقیہ حصہ بلا جلد ہی دیا جاسکے گا۔

احباب اس تفسیر کی توسیع اشاعت کیلئے بھی اپنی کوششیں جاری رکھیں اور خریداروں کی لسٹ بھجواتے رہیں۔ اور یہ بھی کوشش کریں۔ کہ دوست اسکی قیمت بھی پیشگی ارسال کردیں۔

تفسیر القرآن کی قیمت بحساب ۵/۰ روپیہ فی نسخہ دفتر محاسب میں ارسال فرمائیں تاکہ وہ مد تفسیر القرآن میں آپ کے نام درج ہوجائے۔ اور اس طرح آپ بغیر کسی تشویش کے مکمل جلد مطبوعہ تفسیر حاصل کرسکیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

جلسہ سالانہ پر مکانات کے متعلق اعلان

جلسہ سالانہ کے موقع پر بعض احباب علیحدہ مکانات کے لئے لکھتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال مکانوں کی فراہمی اور تقسیم کے لئے ماسٹر فضل داد صاحب ٹیچر ٹی۔ آئی ہائی سکول قادیان کو مقرر کیا گیا ہے۔ اور ان کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ ۲۱ جنوری سے قبل ہر ایسے دوست کو مفصل اطلاع دے دیں۔ آئندہ احباب مکانات کے لئے ان سے خط وکتابت کریں۔

۲۔ اگر کسی دوست کو اطلاع نہ ملے تو قادیان اسٹیشن پر پہنچتے ہی افسر صیغہ استقبال سٹیشن سے مل کر مکمل فہرست مکانات ملاحظہ فرمالیں۔ جس میں ہر ایسے دوست کے نام کے آگے اس کا مکان مع مفصل پتہ کے درج ہوگا۔

ناظر ضیافت

ایک مفید انگریزی رسالہ

مولوی ابوالفضل محمود قادیان نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کی اشاعت نہایت انہماک سے کررہے ہیں ایک ٹریکٹ بزبان انگریزی بعنوان **War & Visions** شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جنگ۔ زلزلوں اور دیگر آفات کے متعلق بعض پیشگوئیوں کے اقتباسات کے علاوہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی وہ تقریر بھی درج کی ہے۔ جو حضور نے ۲۶ مئی ۱۹۴۲ء کو موجودہ جنگ کے متعلق فرمائی تھی۔ یہ ٹریکٹ موجودہ حالات کے لحاظ سے تبلیغ کے لئے بے حد مفید ہے۔ احباب پانچ پیسہ فی ٹریکٹ کے حساب ٹکٹ بھیجکر انگریزی دان طبقہ میں تقسیم کرنے کیلئے منگائیں

آنکھوں کا محافظ

ہربورول

ہمالیہ کی بوٹیوں کی اکسیر

ہربورول نمبر ۱ برائے موتیا بند پڑوال۔ جالا۔ چھٹ دھند غبار
ہربورول نمبر ۲ برائے ککرے اندھراتا ضعف چشم آشوب چشم۔ ہزاروں مریض صحت یاب ہوچکے ہیں ایسی نایاب دوائی کہیں نہ ملے گی۔
قیمت نمبر ۱ دو روپے نمبر ۲ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔
ہربولین فارمیسی D/18 سری ہرگوبندپور پنجاب (انڈیا)

ایک ضروری فتویٰ

ایک امام الصلوٰۃ اپنی زبان (پنجابی۔ اردو وغیرہ) میں اپنی اور مقتدیوں کی حاجات کے متعلق نماز میں بآواز بلند دعا مانگ سکتا ہے۔ یا نہیں۔

الجواب

امام الصلوٰۃ بلند آواز سے مسنون دعاؤں کے بغیر جو کہ احادیث میں آچکی ہیں۔ اور کوئی دعا نماز میں نہیں مانگ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس سے منع فرمایا ہے۔ (دستخط) محمد سرور شاہ مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سال نو اور کرسمس کی تعطیلات کے لئے رعایت

آنے والی کرسمس اور سال نو کی تعطیلات کے لئے واپسی ٹکٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے پر ۱۳ دسمبر سے ۳۱ دسمبر ۱۹۴۲ء تک بشرح ذیل جاری کئے جائیں گے۔ یہ واپسی ٹکٹ ۱۴ جنوری ۱۹۴۳ء تک کارآمد ہوسکیں گے۔ بشرطیکہ یک طرفہ مسافت سو میل سے زیادہ ہو۔ یا ایک سو ایک میل کا رعائتی کرایہ ادا کردیا جائے۔

کرایہ کی شرح حسب ذیل ہے

اول اور دوم درجہ	۱ ۱/۳ کرایہ
درمیانہ اور سوم درجہ	۱ ۱/۲ کرایہ

چیف کمرشل منیجر لاہور

بک ڈپو کی طرف سے جلسہ سالانہ پر احباب کی خدمت میں
نادر علمی تحفے

براہین احمدیہ چہار حصص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآرا اور مقبول عام کتاب ہے۔ جس کا جواب لکھنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ انعام مقرر کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ختم ہوچکی تھی اب دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ چار روپیہ

ایام الصلح اردو جس میں وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قرآن مجید اور احادیث کی رو سے سیر کن بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی ختم ہوچکی تھی۔ اب دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲/

رسالہ یادگار جوبلی جس میں جلسہ خلافت جوبلی کے تمام حالات اور ایڈریس درج کئے گئے ہیں۔ بہت دلکش کتاب ہے۔ قیمت فی نسخہ ۸/

دینیات کورس زنانہ گرلز سکول کے لئے نیا کورس مرتب کیا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۰/

سلسلہ احمدیہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ کی حقائق اور معارف سے لبریز کتاب اور سلسلہ کی پچاس سالہ تاریخ ہے قیمت مجلد عہ بے جلد ۱/

تریاق القلوب یہ بھی حضرت مسیح موعودؑ کی ایک گرانقدر تصنیف ہے۔ جس میں بہت سے خدائی نشانات کا ذکر ہے قیمت ۱/

براہین احمدیہ حصہ پنجم حضرت مسیح موعودؑ کی ایک نہایت نادر تصنیف ہے۔ جس میں روحانی علم کے نہایت قیمتی خزانے مخفی ہیں اور بہت سے اختلافی مسائل کا حل ملتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی نسخہ

سیرت المہدی ہر سہ حصص۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات اور سیرت کے متعلق روایات کا شاندار مجموعہ ہے۔ قیمت ہر سہ جلد تین روپیہ۔ **نوٹ** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتب کا سیٹ جو پہلے پچاس روپیہ میں آتا ہے۔ اب صرف پچیس روپیہ میں طلب فرمائیں۔ **منیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۳ دسمبر۔ برطانی حکومت نے سپین کے سابق وزیر اعظم کو برطانیہ سے نکل جانے کا حکم دیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ امریکہ کے لبرلوں میں اس سے تشویش ہوئی ہے۔

لاہور ۳ دسمبر۔ پنجاب اسمبلی میں حکومت نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ یکم اپریل ۳۹ء سے ۹۳ پولیس افسر رشوت ستانی کی وجہ سے معطل یا موقوف ہوئے ہیں۔ ان میں سے ۶۳ بحال کر دیئے گئے ہیں حصار کے قحط پر حکومت نے دو سال میں تین کروڑ ۱۶ لاکھ روپیہ خرچ کیا ہے۔

لاہور ۳ دسمبر۔ سردار سمپورن سنگھ لیڈر اپوزیشن پنجاب اسمبلی نے آج لاجپت رائے بھون کے باہر جنگ کے خلاف نعرے لگائے اس موقعہ پر ہجوم بہت ہو گیا اور لوگوں نے پولیس پر اینٹیں اور پتھر پھینکے۔ پولیس نے دو بار لاٹھی چارج کیا۔ جس سے چھ آدمی زخمی ہوئے۔ بعض پولیس مین بھی مجروح ہوئے۔

احمد آباد ۳ دسمبر۔ گاندھی جی نے حکم دیا ہے کہ فی الحال عورتوں کو انفرادی ستیہ گرہ کی اجازت نہیں۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ وزارت خوراک نے اعلان کیا ہے کہ چونکہ حکومت کو جنگی کاموں کے لئے جہازوں کی سخت ضرورت ہے۔ اس لئے آئندہ سوائے سنگترہ کے تمام پھلوں کی درآمد بند کر دی گئی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ آئندہ سؤر کے گوشت کے راشن میں بھی کمی کی جائے

وشی ۳ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ پیٹاں گورنمنٹ کا ہیڈ کوارٹر یہاں سے مارسیلز میں منتقل ہو رہا ہے۔ یہ شہر جرمنی کے ماتحت ہے۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ اتوار کی شب جرمن طیاروں نے ساؤتھمپٹن اور برسٹل پر خطرناک حملے کئے۔ جن سے ان شہروں کو سخت نقصان پہنچا۔ ہزاروں لوگ بے خانماں ہو گئے۔ صرف ساؤتھمپٹن میں پونے چار سو آدمی ہلاک یا مجروح ہوئے

ایتھنز ۴ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ یونانی فوجیں دونوں طرف سے اچھی طرح آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور اب معلوم ہوتا ہے۔ کہ دشمن کو چاروں طرف سے گھیرے میں لینے کی کوشش کر رہی ہیں۔

ایتھنز ۴ دسمبر۔ کل رات ریڈیو پر اس بات پر بہت زور دیا گیا۔ کہ شمالی علاقہ کی طرف یونانی فوجوں کا بڑھنا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یونانی فوجوں نے آرگو کاسٹرو کے قریب دو اہم پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ تمام محاذ پر یونانی فوجوں کی پوزیشن بہت اچھی ہے۔

لنڈن ۴ دسمبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ لڑائی کی آگ یوگوسلاویہ تک نہیں پہنچے گی۔ ادھر یونانی فوجوں نے اٹلی کے دانت کھٹے کر دیئے ہیں۔ اور ادھر سمندر میں طوفان آ رہا ہے

ایتھنز ۴ دسمبر۔ یونانی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ پہلے مہینہ میں دشمن کے ہوائی حملوں سے ۲۴۰ نفوس مارے گئے اور ۱۰۷۰ زخمی ہوئے۔

دہلی ۴ دسمبر۔ گورنمنٹ ہند کانگرس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کرانے کے لئے سر سپرو۔ سر رضا علی سر سلطان احمد اور بعض دوسرے لیڈروں کے ذریعہ کوشش کر رہی ہے خیال ہے۔ کہ اس بارے میں ایک دفعہ گاندھی جی اور مسٹر جناح سے بھی ملے گا۔

ایتھنز ۴ دسمبر۔ یونانی فوجیں دکنی البانیہ میں اطالوی اڈوں سے ایک میل سے بھی کم دور پہنچ گئی ہیں۔ اور آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔ اطالوی اس لئے مشکلات میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کہ ان کے پیچھے دیہاتی سڑکیں ہیں۔

ایتھنز ۴ دسمبر۔ سخت برفباری کے باوجود یونانی فوجیں آگے بڑھ رہی ہیں۔ اطالوی قیدیوں نے بتایا ہے۔ کہ بہت سے اطالوی سپاہی بیمار پڑے ہیں کیونکہ جس قدر سردی پڑ رہی ہے۔ اس کے وہ عادی نہیں ہیں۔

لنڈن ۴ دسمبر۔ کل رات دشمن نے برطانیہ پر جو حملہ کیا۔ وہ لنڈن اور مڈلینڈ تک محدود رہا۔ یہ حملے بڑے پیمانہ پر نہ تھے۔ اور ۹ بجے کے بعد بند ہو گئے۔

واشنگٹن ۴ دسمبر۔ موسیو ہنری ہے نے جو یونائیٹڈ سٹیٹ میں وشی حکومت کی طرف سے سفیر تھے۔ اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔

دہلی ۴ دسمبر۔ آج تیسرے پہر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ ہند نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اسلحہ رکھنے والے دکانداروں کے پاس جو سامان ہے۔ وہ اپنے قبضہ میں کر لیا جائے۔ پھر آرسنل میں معائنہ کے بعد جس کی ضرورت ہو۔ وہ لے کر اس کی قیمت دے دی جائے۔ اور جس کی ضرورت نہ ہو۔ وہ واپس کر دیا جائے۔

لاہور ۴ دسمبر۔ سیالکوٹ کے باشندوں نے ہز ایکسی لینسی گورنر پنجاب کی معرفت ایک لاکھ چالیس ہزار روپے اس لئے لنڈن بھیجے ہیں۔ کہ دو شکاری ہوائی جہاز خریدے جائیں۔

لنڈن ۴ دسمبر۔ ۱۵ نومبر تک برطانیہ کے بحری جہازوں کا کل نقصان ۳۲ لاکھ ۶۷ ہزار آٹھ سو ۹۹ ٹن ہے۔ اس کے مقابل پر جرمنی کا نقصان ۱۴ لاکھ ۷ ہزار آٹھ سو دس ٹن ہے۔

بمبئی ۴ دسمبر۔ آج یہاں ریاستوں کے وزراء کی کانفرنس کا اجلاس ختم ہوا۔ عنقریب ایک اجلاس دہلی میں ہوگا چیمبر آف پرنسز کی سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس بھی اگلے ماہ دہلی میں ہوگا۔

پشاور ۴ دسمبر۔ آج ایک مہمند یہاں پہنچا۔ اس کا بیان ہے۔ کہ مہمند سوچ رہے ہیں۔ کہ ایک دستہ تیار کر کے مشرق قریب میں اٹلی کے خلاف لڑنے کے لئے بھیجا جائے۔

لنڈن ۴ دسمبر۔ انگریزی ہوائی بیڑے کے کس بل دیکھ کر ہٹلر کو ہر وقت جان کا خطرہ لگا رہتا ہے۔ جب کبھی وہ فرانس جائے۔ تو ایسی گاڑی میں سفر کرتا ہے۔ جس پر لوہے کی موٹی چادریں چڑھی ہوں۔ تا گولی اثر نہ کر سکے۔ اس گاڑی کو کسی سرنگ میں کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ جرمنوں کو یہ بھی ڈر رہتا ہے کہ ہوائی حملے کے وقت اندھیرے میں فرانسیسی ہی کوئی چال نہ چل جائیں۔

لنڈن ۴ دسمبر۔ یورپ سے جو خبریں امریکہ پہنچی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مغربی یورپ اور بحیرہ روم کے علاقہ میں بعض اہم تبدیلیاں رونما ہونے والی ہیں۔ اٹلی کی اندرونی حالت بہت بگڑ چکی ہے۔ اور مسولینی کی مخالفت بڑھ رہی ہے۔ اگرچہ ابھی تک اس کے مخالفوں کو کوئی لیڈر میسر نہیں آ سکا۔ مسولینی کو اس مخالفت کا علم ہے چنانچہ کئی لوگوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے۔ مارشل گریزیانی اور مسولینی میں بھی ان بن ہے۔ مارشل موصوف نے کہہ دیا ہے کہ جب تک مزید کمک اور سامان نہ دیا جائے۔ وہ مصر پر حملہ نہیں کرے گا۔ یہ بھی خبر ہے۔ کہ ہٹلر مسولینی سے قریباً مایوس ہو چکا ہے۔ اور اب وہ فرانس سے گٹھ جوڑ کرنا چاہتا ہے۔ موسیو لاول کا برلن جانے کا پروگرام بھی اسی سلسلہ میں تھا۔ اگر ہٹلر کی طرف سے اچھی شرطیں پیش ہوئیں تو ممکن ہے سمجھوتہ ہو جائے۔ ہٹلر کا خیال ہے۔ کہ موجودہ وقت میں مسولینی اسے اتنی مدد نہیں دے سکتا۔ جتنی کہ فرانس کا بچا کھچا بیڑا اور بحیرہ روم میں فرانسیسی اڈے دے سکتے ہیں۔ جنرل ویگاں اور مارشل پیٹاں دونوں اس قسم کے سمجھوتہ کے خلاف ہیں۔ جون گذشتہ میں جنرل ویگاں کی جو رائے تھی۔ وہ اب بدل چکی ہے۔ اور اب اسے جرمنی کی فتح کا یقین نہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ شاید جرمنی تھریس پر حملہ کر دے۔

بنکاک ۴ دسمبر۔ تھائی لینڈ گورنمنٹ کا اعلان مظہر ہے کہ فرانسیسی فوجوں نے سیام کے جنوب مشرقی علاقہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کی۔ مگر انہیں پیچھے ہٹا دیا گیا۔ ہوائی جہازوں نے بھی فرانسیسی فوج پر شدید

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah